نوری کی کتابیں بھی پیش نظر رکھتے تو اگرچہ انھیں دانہ دانہ جمع کرکے ایک خرمن بنانا پڑتا، تاہم اس سے دُگنا مواد فراہم ہوسکتا تھا اور وہ عربی کے طلبار کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوتا، تاہم کتاب اپنی موجودہ شکل وصورت میں بھی قدر کے لائق ہے۔

ہم عربی زبان کیوں سیکھتے ہیں؟ از ڈاکٹر شیخ محمد عنایت اللہ صاحب تقطیع متوسط۔ ضخامت ۸۴ صفحات ٹائپ عمدہ اور روشن قیمت درج نہیں پتہ :۔ شیخ محمد اشرف صاحب کشمیری بازار لاہور

ڈاکٹر شیخ محمد عنایت اللہ صاحب نے عنوانِ بالا پر کئی سال ہوئے پنجاب یونیورسٹی کی عربک پرشین سوسائٹی کے سامنے ایک مقالہ پڑھا تھا جو بعد میں اسلامک کلچر حیدرآباد دکن میں شائع ہوگیا تھا اس کے بعد اسی مقالہ کا اردو ترجمہ کسی قدر حذف واضافہ کے ساتھ اورنٹیل کالج میگزین کے ضمیمہ میں شائع ہوا تھا، اب یہی مقالہ انگریزی زبان میں کتابی شکل میں چھاپ دیا گیا ہے۔

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے لائق مقالہ نگار نے اس مضمون میں یہ ثابت کیا ہے کہ نہ صرف مذہبی نقطۂ نظر سے بلکہ خالص علمی اور لسانی وادبی حیثیت سے بھی دنیا کی زندہ زبانوں میں عربی زبان کا کیا مرتبہ ہے مختلف علوم وفنون کے تحقیقاتی مطالعہ کے لئے عربی کی اہمیت کو ثابت کرنے کے بعد اس پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ عربی کا عیسائیوں اور مسیحیت کے ساتھ کیا تعلق رہا ہے۔ مقالہ کے پرازمعلومات اور مفید ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور جس جذبہ کے ماتحت یہ لکھا گیا ہے وہ بھی کچھ کم لائق تحسین نہیں۔

مختارات (عربی) مرتبہ مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی تقطیع کلاں ضخامت ۲۰۲ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ بہتر قیمت ۱۲؍ پتہ :۔ ادارۂ دارالعلوم بادشاہ باغ لکھنؤ۔

مدت سے اس امر کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ مدارس عربیہ کے طلبہ کے لئے جدید طریقہ پر عربی نظم ونثر کا ایسا انتخاب شائع کیا جائے
جس کو پڑھنے کے بعد طلبار میں عربی ادب کا ذوق پیدا ہوسکے، مختلف اسالیب بیان سے انھیں واقفیت ہو

اور ائمۂ ادب کے محاسن کلام اور ان کی خصوصیات تحریر سے آگاہی حاصل ہو، پھر ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ انتخابات ایسے ہونے چاہئیں جو طلبار کی ادبی ضرورت کو مکمل کرنے کے ساتھ ان کی اخلاقی اور عملی تربیت بھی کر سکیں اور انھیں تاریخ وادب کی مفید اور ضروری معلومات سے بہرہ ور کر سکیں، ہمارے قدیم مدارس میں ادبی تعلیم کے لئے عموماً مقامات حریری اور نفحۃ الیمن پڑھائی جاتی ہیں لیکن اب اس حقیقت میں کوئی شبہ نہیں رہا ہے کہ یہ دونوں کتابیں اخلاقی اعتبار سے تو مضر ہیں کیونکہ ان میں شاہ پرستی، کنیزک نوازی، مکروفریب اور دجل و دروغ کی داستانوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ ادبی لحاظ سے بھی ان کتابوں کا پایہ کچھ زیادہ اونچا نہیں ہے۔ مقامات حریری میں اول سے آخر تک جو تصنع بیجا، خواہ مخواہ کی آورد، اور بھاری بھرکم الفاظ کی نمائش کی گئی ہے اس نے فصاحت وبلاغت دونوں کا خون کر دیا ہے اور یہ واقعہ ہے کہ ایک سلیم الذوق انسان اپنی طبیعت پر جبر کئے بغیر اسے پڑھ بھی نہیں سکتا۔

ان کتابوں کی جگہ کسی اچھے انتخاب کو داخل درس کرنے کی ضرورت کا احساس روشن خیال علماً کو ایک مدت سے تھا چنانچہ اس سلسلہ میں متعدد انتخابات ہماری نظر سے گذر چکے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور ہمارے نزدیک اپنے مقصد میں بڑی حد تک کامیاب ہے اور اب تک جتنے انتخابات ہم نے دیکھے ہیں یہ اُن سب سے بہتر ہے، فاضل مرتب نے اس مجموعہ کی ترتیب میں طلبار کے دماغی اور ذہنی نشوونما کی نفسیات کا برابر خیال رکھا ہے پھر جو انتخابات دیئے ہیں وہ درحقیقت اپنی ادبی خوبیوں کی وجہ سے عربی ادب کا شاہکار کہلانے کے مستحق ہیں، مزید براں ان کے پڑھنے سے طلبار کو تاریخ اسلام اور علم سیر و رجال کی بھی مفید معلومات حاصل ہو جاتی ہیں، ہمیں امید ہے کہ مولانا کی یہ کوشش مقبول ہوگی اور مدارسِ عربیہ اسے اپنے نصابِ تعلیم میں داخل کر کے اصلاح نصاب کی طرف ایک قدم بڑھائیں گے۔

مولانا سید ابوالحسن علی صاحب نے صرف انتخاب کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ جا بجا جہاں ضرورت سمجھی ہے تعلیقات بھی لکھے ہیں جو بجائے خود مفید ہیں اور چونکہ اس مجموعہ میں شروع سے

لیکر اب تک تقریباً تمام ادوار کی نثر کے نمونے لے لئے گئے ہیں۔ اس لئے طالب علم کو یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ عہد بعہد عربی نثر میں طریقہ بیان اور طرزِ ادا کے لحاظ سے کیا کیا تبدیلیاں پیدا ہوتی رہی ہیں، گویا یہ کتاب صرف ادبی حیثیت ہی نہیں رکھتی بلکہ ایک حد تک تاریخ ادب کے سلسلہ کی معلومات بھی اس سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ یہ حصہ صرف انتخاباتِ نثر پر مشتمل ہے، ہمیں امید ہے کہ مولانا حصۂ نظم بھی جلد شائع کریں گے۔

مقامِ محمود | از مولانا عبدالمالک صاحب آروی۔ تقطیع خورد ضخامت ۲۸۸ صفحات، کتابت وطباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ؏؎ شائع کردہ ادارہ طاقِ بستان آرہ

مولانا عبدالمالک آروی اردو زبان کے ادبی حلقوں میں کافی روشناس ہیں، ان کے ادبی، تاریخی اور علمی مضامین وقتاً فوقتاً اردو کے وقیع رسالوں میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ سنجیدہ ظرافت کے ساتھ شگفتگی اور جدتِ بیان ان کی تحریروں میں نمایاں ہوتی ہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب آپ کے انھیں ادبی مضامین کا مجموعہ ہے جو ۱۹۲۹ء سے لیکر ۱۹۳۹ء تک مختلف رسالوں اور اخباروں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اس مجموعہ میں جو مضامین شامل ہیں ان میں سے پانچ تو خالص ادبی مقالات ہیں، ان کے علاوہ جو اور مضامین ہیں وہ اگرچہ تاریخی پہلو لئے ہوئے ہیں مگر ادبی رنگ غالب ہے بحیثیت مجموعی سب مضامین دلچسپ اور اوقاتِ فرصت میں پڑھنے کے لائق ہیں۔

مضامینِ مالک | تقطیع خورد ضخامت ۳۲۸ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ خاصہ قیمت غیر مجلد ؏؎ و مجلد ؏؎ شائع کردہ ادارہ طاقِ بستان آرہ

یہ کتاب مولانا عبدالمالک آروی کے علمی مضامین کا مجموعہ ہے جو ۱۹۳۹ء تک مختلف رسالوں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اس مجموعہ میں جو مضامین ہیں وہ علمِ نجوم، مصوری، انساب، لسانیات، فلسفہ نفسیات کے متعدد عنوانات کے ماتحت تقسیم ہیں اور ہر عنوان کے ماتحت کئی کئی مضامین ہیں جو دلچسپ اور لائق مطالعہ ہونے کے ساتھ مفید معلومات کے حامل بھی ہیں، لائق مصنف کا متنوع ذوق قابل داد ہے کہ کہ اس نے بعض متضاد چیزوں کا احاطہ کر رکھا ہے۔